علامہ شامی اور ان کی ردّ المحتار

(از مولوی عزیز اللہ صاحب اعظمی، دار الافتاء، دار العلوم - دیوبند)

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں علمی دنیا کا ہر طالب علم آپ کی ذات سے واقف ہے جس طرح آپ کی ذات علمی دنیا میں معروف و مشہور ہے، اسی طرح آپ کی شہرۂ آفاق کتاب شامی بھی مشہور ہے شامی کا اصل نام "ردّ المحتار علی الدر المختار" ہے ردّ المحتار حاشیہ ہے درمختار کا اور درمختار شرح ہے تنویر الابصار کی یعنی تنویر الابصار متن درمختار شرح اور ردالمحتار حاشیہ درمختار کا ہے تنویر الابصار کے مصنف کا نام نامی محمد بن عبد اللہ تمرتاشی ہے درمختار کے مصنف کا اسم گرامی محمد علاء الدین حصکفی اور ردالمحتار جو شامی کے نام سے مشہور ہے۔ علامہ محمد امین ابن عابدین کی سالہا سال کی عرق ریزی کا نتیجہ ہے ردالمحتار کا تعارف کراتے وقت تنویر الابصار اور درمختار اور ان کے مصنفین کا تذکرہ ضروری ہے۔ اس کے بغیر ردّ المحتار اور حضرت علامہ شامی کا صحیح تعارف ممکن نہیں ہے اس لیے ضمناً متن اور شارح کے تذکرے ترتیب وار لکھے جاتے ہیں۔

صاحب تنویر الابصار

آپ کا اسم گرامی محمد۔ لقب شمس الدین اور والد کا نام عبداللہ ہے سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ محمد بن عبداللہ بن احمد الخطیب بن محمد الخطیب بن ابراہیم الخطیب، لیکن آپ کے نبیرۂ ارشد کے رسالہ میں ابراہیم الخطیب کے بعد ابن خلیل بن تمرتاش کا اضافہ ہے اس طرح سلسلۂ نسب یوں ہو جائے گا۔ محمد بن عبداللہ بن احمد الخطیب بن محمد ابن ابراہیم ابن محمد الخطیب بن خلیل بن ۔ تمرتاش بعض کے نزدیک خوارزم کے ایک قریہ کا نام ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ تمرتاش آپ کے جد اعلیٰ کا نام ہے اور اس کی طرف نسبت سے تمرتاشی کہے

جاتے ہیں۔

آپ ۹۳۹ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۰۰۴ھ ہجری میں ۶۵ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔

آپ نے فقہ علامہ شمس الدین محمد شافعی غزی، شیخ زین ابن نجیم صاحب بحر الرائق۔ امین الدین ابن عبد العادل اور علی بن حنائی سے پڑھی۔ اللہ نے آپ کو بڑی خصوصیات سے نوازا تھا فقہ میں بڑا کمال تھا۔ قوت حافظہ غضب کا تھا۔ علم کے بحر بیکراں تھے۔ ہمعصروں میں آپ کے مقابلہ کا کوئی نہیں تھا۔

آپ صاحب تصانیف تھے، مختلف علم وفن میں کتابیں تصنیف کی ہیں۔ فقہ میں تنویر الابصار سب سے زیادہ اہم اور مقبول ہے اس کی اہمیت اور دقت کے پیش نظر آپ نے خود اس کی شرح منح الغفار کے نام سے لکھی ہے اس پر شیخ الاسلام خیر الدین رملی کا حاشیہ ہے ان کے علاوہ مفتی شام علامہ علاء الدین حصکفی۔ ملاحسن ابن اسکندر رومی شیخ عبد الرزاق اور شیخ الاسلام محمد انکوری وغیرہم نے اس کی شرحیں لکھی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ مشہور علامہ علاء الدین حصکفی کی شرح در مختار ہے جو چار جلدوں میں ہے۔ تنویر الابصار کے علاوہ معین المفتی، تحفۃ الاقران اور اس کی شرح مواہب الرحمٰن، فتاویٰ تمرتاشی شرح زاد الفقیہ لابن الہمام۔ رسالہ در حرمت قرارت خلف الامام۔ رسالہ در تصوف مع شرح، شرح وقایہ، شرح وہبانیہ، شرح منار، شرح مختصر منار، شرح کنز الدقائق، کتاب الایمان تک، حاشیہ صدر ناقص، رسالہ عشرہ مبشرہ۔ رسالہ عصمت انبیاء یادگار چھوڑا۔ اس کے علاوہ مختلف موضوع پر رسالے ارقام فرمائے رشامی کا ۱۳۳ مقدمہ فتاویٰ عالم گیری)

صاحب در مختار

نام نامی محمد۔ لقب علاء الدین والد کا نام علی ہے۔ سلسلۂ نسب اس طرح ہے محمد بن علی عبد الرحمان بن محمد بن جمال الدین بن حسن بن زین العابدین الحصن الاثری حصکفی

آپ حصن کیفا جو دیار بکر میں ایک قلعہ کا نام ہے اور دریائے دجلہ کے کنارے جزیرہ ابن عمر اور میا فارقین کے درمیان میں واقع ہے وہاں کے رہنے والے تھے اسی لیے اس کی طرف نسبت کر کے حصکفی کہے جاتے ہیں۔

آپ ۱۰۲۵ھ ہجری میں پیدا ہوئے اور ۱۰ شوال ۱۰۸۸ھ ہجری میں ۶۳ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو گئے۔

آپ بڑے ادیب و بلیغ تھے۔ تحریر و تقریر میں خاص ملکہ رکھتے تھے۔ نحو و صرف۔ فقہ و علم حدیث میں اپنی نظیر آپ تھے۔ علمی فضل و کمال کا یہ حال تھا کہ آپ کے مشائخ اور ہمعصروں نے بھی اس کا اعتراف کیا ہے چنانچہ آپ کے استاذ خیر الدین رملی نے جب آپ کو سند اجازت دی تو اس میں بایں الفاظ تعریف و توصیف کی ہے کہ محمد بن علی نے پہلے مجھ سے ایسے پاکیزہ اور لطیف سوالات کیے جن سے میں نے ان کے کمالِ روایت اور اس میں ملکہ ہونے کا اندازہ لگایا جب میں نے مختصر جوابات دیے تو پھر انھوں نے اعلیٰ درجے کے نکات پوچھے جب ان کے جوابات دیے تو پھر ان سے بھی اعلیٰ درجے کے سوالات کیے چنانچہ جب میں نے ان کو علم و فضل کے میدانِ کمال میں دیکھا تو ان سے اور انھوں نے مجھ سے حدیث کی روایت کی اس کے بعد ان کی منقبت میں استاذ محترم نے چند اشعار بھی لکھے۔

ابتداء میں آپ دمشق کی جامع مسجد میں امامت کے منصب پر فائز تھے اس کے بعد مسند افتاء پر فائز ہوئے اور پانچ سال تک افتاء کی خدمت انجام دیتے رہے فتویٰ کے معاملہ میں بہت احتیاط برتتے تھے

آپ کثیر التصانیف تھے مختلف علم و فن میں کتابیں تصنیف کی ہیں فقہ میں شرح ملتقی الابحر، فتاویٰ میں در مختار شرح تنویر الابصار۔ مختصر الفتاویٰ الصوفیہ، اصول فقہ میں شرح منار، نحو میں شرح قطر الندیٰ تعلیقات بخاری ۳۰ اجزاء میں، حاشیہ تفسیر

بیضاوی تا سورہ اسراء - حاشیہ درر اور فتاوی ابن نجیم کو آپ نے ترتیب دیا ہے اس کے علاوہ مختلف رسالے تحریر فرمائے۔ آپ کی کتابوں میں سب سے زیادہ شہرت در مختار کو ہوئی۔ (رشامی ۱/۱۲۔ حدائق الحنفیہ ص ۴۲۲)

صاحب ردالمختار

حضرت علامہ شامی

نام محمد امین ہے ابن عابدین کے ساتھ مشہور ہیں والد کا نام سید شریف عمر ہے سلسلۂ نسب اس طرح ہے۔ محمد امین بن سید شریف عمر بن عبدالعزیز الحسینی الدمشقی الحنفی آپ ۱۱۹۸ھ ہجری میں دمشق میں پیدا ہوئے اور ۲۱ ربیع الثانی بروز چہارشنبہ بوقت چاشت ۱۲۵۲ھ ہجری میں ۵۴ برس کی عمر میں دنیائے فانی سے رحلت کر گئے۔ (از قرۃ عیون الاخبار)

لیکن عمر رضا کحالہ نے اپنی کتاب معجم المؤلفین میں آپ کی ولادت ۳ ربیع الاول ۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء اور وفات ۱۱ شوال ۱۳۰۶ھ / ۱۸۸۹ء لکھی ہے اس حساب سے حضرت علامہ شامی کی عمر ۶۲ سال ہوئی لیکن یہ قول عام روایات کے خلاف ہے پہلا قول صحیح ہے۔

بچپن والد محترم کے سایۂ عاطفت میں گذرا اور ابتدائے عمر میں قرآن حفظ کرلیا والد پڑھے لکھے تاجر تھے۔ تجارت کے شوق میں صاحبزادے دوکان پر بیٹھا کرتے تھے ایک دفعہ دوکان پر بیٹھے قرآن پڑھ رہے تھے۔ ایک صاحب سامنے سے گذرے قرآن کی آواز سن کر رک گئے اور بولے بیٹے! تمہارے لیے اس وقت قرآن پڑھنا جائز نہیں ہے یہ تجارت کی جگہ ہے لوگ راستہ سے گذرتے وقت تمہاری تلاوت نہیں سنتے اس طرح وہ لوگ تمہاری وجہ سے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور دوسری بات یہ کہ تمہاری قراءت بھی درست نہیں ہے، یہ بات دل کو لگ گئی، صاحبزادے اسی وقت اٹھے اور علم تجوید کے استاذ کا پتہ لگایا اور اس وقت کے شیخ القراء سعید الحموی کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے علم تجوید پڑھنا

شروع کیا اور بہت تھوڑی مدت میں مہد آتیہ۔ جزریہ اور شاطبیہ یاد کر لیا اور اچھے قاری ہو گئے۔ اس کے بعد نحو و صرف اور فقہ شافعی پڑھی اور اپنے زمانہ کے شیخ سید محمد شاکر السالمی العمری سے علم معقول حدیث۔ تفسیر اور اعلیٰ فقہ پڑھی اور دوسرے علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل کر لی تھوڑی مدت میں اپنی خداداد صلاحیت کی بنا پر اپنے وقت کے زبردست عالم و فقیہ، محدث اور محقق بن گئے۔ علوم عقلیہ و نقلیہ میں گہری نظر رکھتے تھے آپ کے اساتذہ میں شیخ سعید الحموی، شیخ ابراہیم حلبی۔ شیخ عبدالرحمان الکزبری۔ شیخ الامیر الکبیر المصری اور شیخ سید محمد شاکر کے اسمائے گرامی آتے ہیں۔

آپ کے پاس ہر علم و فن کی بے شمار کتابیں موجود تھیں بہت سی کتابوں کے نسخے آپ نے اپنے ہاتھ سے نقل کیے۔ آپ کے والد محترم نے آپ سے کہہ رکھا تھا بیٹے! جس کتاب کی ضرورت ہو فوراً خرید لیا کرو قیمت میں دوں گا تم اپنے اسلاف کی سیرت زندہ کرنے کے لیے پیدا کیے گئے ہو پھر ان کو اپنے اسلاف کی کتابیں جو وراثت میں ملی تھیں عنایت کیا۔ علامہ شامی مطالعہ کے بہت شوقین تھے یہی وجہ ہے کہ شامی میں جابجا کتابوں کے حوالے ملتے ہیں اور در مختار کی شرح لکھتے وقت آپ کے سامنے سیکڑوں کتابیں موجود تھیں۔ علامہ شامی کتابوں کی صحت پر کڑی نظر رکھتے تھے کسی کتاب میں کہیں غلطی دیکھتے فوراً اصلاح فرما دیتے اور وہاں مناسب مقام عبارت تحریر فرما دیتے تھے۔

آپ کی جلالت قدر، تبحر علمی، فکر کی بلندی اور ذہنی صلاحیت کا اعتراف آپ کے اساتذہ اور ہمعصروں کو بھی تھا۔ علمی صلاحیت و ذہانت کا یہ حال تھا کہ مشکل سے مشکل سوال چند لمحوں میں حل فرما دیتے تھے۔ آپ کی کتابیں آپ کے وفور علم، تبحر علمی اور وسعت معلومات پر شاہد عدل ہیں۔ آپ کے ایک سیرت نگار کی شہادت ہے۔

مجمل القول فی المترجم المذکور انہ رحمہ اللہ کان ممن یتمسک بہ سیرۃ

فی الجملہ علامہ شامی ان لوگوں میں سے تھے جن کے وفور علم۔ کثرت فن اور دین میں پختگی سے صالحین

العالمين من وفور العلم وكثرة التفنن
وما لحسن المعاني فيه بفصوره في العلوم
تشهد به مؤلفاته النفيسة... الخ

کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور اس کی
تائید آپ کی شہرۂ آفاق کتابوں سے ہوتی ہے

شیخ آفندی الحلوانی مفتی بیروت اپنے استاذ محترم علامہ شامی کے علمی کمال کو بیان کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہم لوگ کتاب کے مالہ ما علیہ اور اس کے اشکالات و جوابات پر خوب اچھی طرح سے غور کر لیتے اور سمجھتے کہ اب ہم پوری بات سمجھ گئے ہیں لیکن جب علامہؒ کی خدمت میں پہنچتے تو آپ درس میں وہ تمام باتیں بیان کر دیتے جسے ہم پہلے سے سوچ سمجھ کر جاتے تھے اور مزید برآں ایسے نکات اور باریکیاں بیان فرماتے جس سے ہماری عقلیں دنگ رہ جاتی تھیں۔

درس و تدریس، تحریر و تقریر اور افتاء کے ساتھ ادبی و شعری ذوق بھی اچھا خاصا رکھتے تھے آپ کے نثری اور شعری کلام کا ایک ضخیم مجموعہ بھی موجود ہے جو فن ادب و شعر کا بہترین مرقع ہے۔ آپ نے اپنے شیخ کی مدح میں مقامات حریری کے طرز پر مقامات لکھے۔ قلائد المنظوم نظم میں ہے اس کی شرح الرحیق المختوم لکھی، اسی طرح مفتی و افتاء کے آداب میں ایک منظوم رسالہ عقود رسم المفتی لکھا۔ شرح بھی لکھی جس میں بھی جا بجا اشعار تھے۔

علامہ شامی نے اپنی ذات کو اللہ کی راہ میں وقف کر دیا تھا۔ سارا وقت قومی و ملی اور دینی خدمات میں صرف کرتے تھے۔ کثرت کار کی وجہ سے اپنے اوقات کو کئی حصوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ کچھ وقت درس و تدریس میں صرف کرتے کچھ افتاء نویسی میں کچھ مریدین کی اصلاح و تربیت میں اور کچھ حصہ اللہ کی عبادت کے لیے خاص کر رکھا تھا۔ علامہ شامی کی ذات سے ایک دنیا نے فائدہ اٹھایا اور مرنے کے بعد بھی ان کے شاگردوں سے اٹھاتی رہی آپ کے شاگردوں کی فہرست بہت طویل ہے چند مشہور شاگردوں کے نام یہ ہیں۔

۱۔ سید محمد علاء الدین بن حضرت شیخ علامہ شامیؒ

۲۔ علامہ شیخ آفندی جابی زادہ قاضی مدینہ منورہ
۳۔ شیخ آفندی حلوائی ۔ مفتی بیروت
۴۔ سید حسین الرسامہ
۵۔ شیخ عبدالقادر جابی
۶۔ شیخ محمد الجعلی
۷۔ شیخ حسن خالد بک

آپ کی شہرت ہر طرف عام ہو چکی تھی جدھر جاتے لوگوں کی آنکھیں بچھ جاتیں اور ہاتھوں ہاتھ لیتے آپ کی اور آپ کے علم کی قدر کرتے چنانچہ جب آپ فلسطین تشریف لے گئے تو وہاں کسی علمی بورڈ کے رکن بنائے گئے اسی طرح طرابلس میں قضا کے عہدے پر فائز کیے گئے، اس کے بعد مجلس مصارف دمشق کے صدر منتخب ہوئے۔

آپ نسلاً حسینی تھے حسینی سیرت وصورت کے حامل تھے اعلیٰ درجہ کے متقی پرہیز گار اور صائم النہار قائم اللیل تھے۔ اپنے قیمتی اوقات کو درس وتدریس اور عبادت وریاضت میں صرف کرتے تھے کبھی کبھی پوری رات قرآن کی تلاوت میں گزار دیتے تھے۔ ہر وقت باوضو رہتے تھے شبہات سے بہت دور رہتے رزق طیبہ پر گزر بسر کرتے تھے۔ غرضیکہ سیرت وصورت میں اسلاف کی یادگار تھے۔ بحر الرائق میں آپ کے سیرت نگار نے آپ کے اوصاف بیان کرنے سے ان الفاظ میں عاجزی اور درماندگی کا اظہار کیا ہے۔

هو واللہ کان کبیر القدر شهیر الذکر	آپ اتنے جلیل القدر عظیم المرتبت اور صاحب
لا تستقصی مناقبه فی مجلدات غیر	شہرت بزرگ تھے کہ آپ کے مناقب واوصاف
انا احببنا ان لا نخلو تنا التبرک بذکر شئی	بیان کرنے کے لیے دفتر کے دفتر ناکافی ہیں اس لیے
من سیرته لانه عند ذکر الصالحین	تبرکاً ہم آپ کی زندگی کے کچھ حالات بیان کرتے
تنزل الرحمات	ہیں کہ صالحین کے تذکرے سے خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے۔

سیرت نگار آگے لکھتا ہے :۔

وکان حسن الاخلاق ماسمات مقسماً زمنہ الشریف علی انواع الطاعات وربما استغرق لیلۃ اجمع بقراءۃ القرآن۔

آپ با اخلاق تھے اپنے قیمتی اوقات کو مختلف عبادت کے کاموں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ کبھی کبھی پوری رات تلاوت میں مشغول رہتے

⁂

ولایدع وقتاً من اوقاتہ من غیر طہارۃ وکان کثیر التصدق بعید آ عن الشبہات ولا یاکل الامن مال تجارتہ وکان مہاباً مطاع الکلمہ فاخلاقہ الشریفہ لا تنحصر۔

ہر وقت باوضو رہتے تھے۔ کثرت سے صدقہ کرتے شبہات سے دور رہتے۔ تجارت کے مال پر زندگی بسر کرتے تھے۔ بڑے بارعب اور ہر دلعزیز تھے۔ غرضیکہ آپ کے اخلاق کریمانہ کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔

علامہ شامی کا سب سے بڑا سرمایہ ان کی کتابیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو صاحب قلم بنایا تھا۔ مختلف علم وفن میں کتابیں تصنیف فرمائی ہیں اور بفضلہ تعالیٰ آپ کی ہر کتاب کو شرفِ قبولیت حاصل ہوا۔ آپ کی تصانیف میں شروحات حواشی اور چھوٹے بڑے بہت سے رسالے داخل ہیں۔ ہم آپ کی تصانیف کو ذیل میں لکھتے ہیں:

۔: فہرست حواشی :۔

۱۔ ردالمحتار علی الدر المختار

۲۔ قرۃ عیون الاخیار لتکملہ ردالمحتار علی الدر المختار

۳۔ العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ

۴۔ منحۃ الخالق علی البحر الرائق

۵۔ حاشیہ بیضاوی

۶۔ حاشیہ مطول

۷۔ حاشیہ شرح الملتقی الابحر
۸۔ حاشیۂ نہر
۹۔ حاشیہ شرح منار
۱۰۔ فتح رب الارباب علی لب الالباب حاشیہ شرح نبذۃ الاعراب
۱۱۔ حاشیہ علی حاشیۂ حلبی مداری

فہرست شروحات

۱۔ معراج النجاح شرح نور الایضاح
۲۔ شرح عقود رسم المفتی
۳۔ الرحیق المختوم شرح قلائد المنظوم
۴۔ شرح کافی فی العروض والقوافی

فہرست رسائل:

۱۔ الہدایۃ العلائیہ
۲۔ عقود رسم المفتی
۳۔ رسائل الحسام الہندی لنصرۃ مولانا النقشبندی
۴۔ نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف
۵۔ الاحکام المخصصہ کی المحصہ
۶۔ تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام واحد اصحابہ الکرام
۷۔ شفاء العلیل وبل الغلیل فی الوصیۃ بالختمات والتہالیل
۸۔ العقود اللآلی فی الاسانید العوالی
۹۔ رفع الاشتباہ عن عبارۃ الاشباہ
۱۰۔ منہل الواردین من بحار الفیض علی ذخر المتاہلین

۱۱۔ رسالہ نفقات

۱۲۔ الفوائد العجیبہ فی اعراب الکلمات الغریبہ۔

۱۳۔ اجابۃ الغوث فی احکام النقباء والنجباء والابدال والغوث

۱۴۔ العلم الظاہر فی النسب الطاہر

۱۵۔ تنبیہ الغافل والوسنان فی ہلال رمضان

۱۶۔ الابانۃ فی الحضانۃ

۱۷۔ رفع الانتقاض ودفع الاعتراض فی قولہم الایمان مبنیۃ علی الالفاظ لا الاغراض

۱۸۔ تحریر العبارۃ فیمن ہو اولیٰ بالاجارہ

۱۹۔ اعلام الاعلام فی الاقرار العام

۲۰۔ رسائل در اوقاف

۲۱۔ تنبیہ الرقود

۲۲۔ تحر النقول

۲۳ غایۃ البیان

۲۴۔ الدرۃ المضیئۃ

۲۵۔ رفع التردد

۲۶۔ الاقوال الواضحہ الجلیہ

۲۷۔ اتحاف الذکی النبیہ

۲۸۔ تحفۃ الناسک فی ادعیۃ المناسک

۲۹۔ قصۃ المولود الشریف النبوی۔

۱۔ تنبیہ الولاۃ والحکام علی شاتم خیر الانام ... الخ = اس رسالہ میں شاتم رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام بیان کیے گئے ہیں کہ اگر کوئی شخص رسول خیر الانامؐ یا کسی صحابی کو سب وشتم کرے تو اس کا کیا حکم ہے اور مسلم حکمراں کو اس کے ساتھ کیسا معاملہ کرنا چاہیے کتب فقہ وفتاوی کی روشنی میں قول فیصل کی نشاندہی کی گئی ہے۔

۲۔ نشر العرف فی بناء بعض الاحکام علی العرف = زیر نظر رسالہ میں علامہ نے عرف عام سے متعلق ضروری مباحث پر روشنی ڈالی ہے۔ رسالہ بہت مفید عمدہ اور معلومات افزا ہے عرف سے متعلق تمام بحثیں آگئی ہیں۔

۳۔ تحفہ الناسک فی ادعیہ المناسک = اس میں حج کی دعائیں جمع کی گئی ہیں جو مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر پڑھی جاتی ہیں۔

۴۔ العقود اللآلی فی الاسانید العوالی = رسالہ مذکور میں آپ نے اپنے شیوخ کے سلسلہ اسناد کو تحریر فرمایا ہے۔

۵۔ منھل الواردین من بحار الفیض ... الخ = رسالہ حیض ونفاس سے متعلق ہے جس میں حیض ونفاس کے احکام ومسائل بیان کیے گئے ہیں۔

العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ = فتاوی حامدیہ علامہ شیخ ... العمادی مفتی دمشق کے فتاوی کا بہترین مجموعہ ہے حضرت علامہ شامی نے اس کے ... اور اس کے حشو وزوائد کے حذف اور تقدیم وتاخیر اور کچھ قیمتی اضافہ کے ساتھ ... انداز سے ترتیب دیا ہے۔ کتاب بہت مفید ہے فتاوی کے طرز پر جمع کی گئی ہے۔ ... ساتھ جواب موجود ہے (نمونہ دو مثالیں ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہیں:

... فی رجل لہ فی دارہ شجرۃ مثمرۃ او نخلۃ ھل فیھا عشر ... لا عشر فیھا لانھا تبع للدار ولا عشر فی الدار (العقود الدریہ ...)

... فی امرءۃ خالعت زوجھا علی نفقۃ ولدیہ الصغیرین منھا

فی مدۃ ولی معسر تو ثم طالبتہ بالنفقۃ ھل یجبر علیھا۔

(الجواب) نعم۔ قال فی التنویر ولو خالعتہ علی نفقۃ ولدہ ثم مدۃ وھو معسر فطالبتہ بالنفقۃ یجبر علیھا۔

اس پر اضافہ من جانب حضرۃ علامہ شامیؒ

(اقول) وفی حاشیۃ الدر المختار للحلبی ان ما شرط لہ ان یکون دینا علیھا ای لہ اخذہ منھا اذا السیرت ونظیرہ ما ذکرہ فی البحر لو ترکت الولد علی الزوج وھربت فلہ ان یاخذ قیمۃ النفقۃ منھا وکذا لو مات الولد قبل تمام الوقت لہ ان یرجع علیھا بحصتہ ثم قال فی البحر والحیلۃ فی براءتھا ان یقول الزوج خالعتک علی انی بریٔ من نفقۃ الولد الی سنتین فان مات الولد قبلھا فلا رجوع لی علیک کذا فی الخانیہ وتمام الفوائد فیہ (ایضاً ج ۱)

۷- شرح عقود رسم المفتی: رسالہ ہذا میں حضرت علامہ شامی نے فقہاء کے طبقات فقہی کتابوں کے درجات، فتاویٰ کے اصول وقواعد، مفتی وافتاء کے آداب، طریقہ استنباط واستخراج۔ مسائل کی تقسیم غرض ہر چیز پر آپ نے بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے پڑھنے سے فقہی بصیرت حاصل ہوتی ہے اور پڑھنے والا ہر قسم کے مسائل کو بخوبی سمجھنے لگتا ہے اور اس سے بڑی حد تک مناسبت پیدا ہو جاتی ہے۔

۸- قرۃ عیون الاخیار لتکملہ رد المختار: درحقیقت یہ علامہ شامی کے حاشیہ درمختار کا بقیہ حصہ ہے۔ ہوا یہ کہ جب حضرت علامہ شامی رد المحتار کے مسودے سے فارغ ہوئے تو سب سے پہلے کتاب الاجارہ کا مبیضہ تیار فرمایا اس کے بعد ابتداء کتاب سے تبییض کرنی شروع کی کتاب القضاء کچھ حصہ کر پائے تھے کہ ہاتف غیبی کی صدا پر رب الارباب سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس طرح یہ عظیم کام ناقص رہ گیا۔ بعد میں آپ کے صاحبزادے علامہ محمد علاء الدین عابدین نے

اس دور کے درمیان کے ایڈیشن پر ہی حاشیہ کو کچھ اضافہ کے ساتھ شائع فرمایا اور اس کا نام قرۃ عیون الاخیار تکملہ رد المحتار علی الدر المختار رکھا۔

۹۔ رد المحتار علی الدر المختار (المعروف بہ شامی) = یوں تو حضرت علامہ شامی کی تمام کتابیں رسالے اور تحریریں مقبول ہوئیں لیکن آپ کی کتابوں میں اس کتاب کو جو شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی شاید ہی کسی کتاب کو ہوئی ہو۔ اہل علم نے اس کتاب کو ہاتھوں ہاتھ لیا حرز جاں بنایا۔ افتوٰی نویسی میں اس پر پورا پورا اعتماد کیا۔ میں اوپر بیان کر چکا ہوں کہ رد المحتار حاشیہ ہے درمختار کا اور درمختار شرح ہے تنویر الابصار کی لیکن بعض لوگ متن، شرح اور حاشیہ کے درمیان امتیاز کرنے میں خطا کھا جاتے ہیں اس لیے ایک عبارت متن شرح اور حاشیہ کے ساتھ نقل کی جاتی ہے جس سے سمجھنے میں مدد ملے گی۔

(قوله عبر بالاركان) اى ولم يعبر بالفرائض كما عبر غيره (قوله لانه) اى التعبير المأخوذ عن عبره ط (قوله افيد) اى اكثر فائدة قال فى المنح لان الركن اخص دلينبه على ان مراد من عبر بالفروض الاركان اهـ (قوله مع سلامته) اعترض بالركن كما اعترف به فرض داخل الماهية فهو اخص من مطلق الفرض ولا يلزم الاعم لازم للاخص واجيب عنه بان مفهوم الركن ما كان جزء الماهية دان لزم هذا ان يكون فرضا لان المعتبر فى الماهيات الاعتبارية ما اعتبره الواضع عند وضع الاسم لها ولم يعتبر فى الركن ثبوته قطعى او ظنى (قوله بالربع) اى ربع الراس ومثله غسل المرفقين والكعبين فانه لم يثبت شئ... منها بقطعى ولذا لم يكفر المخالف فيها اجماعاً	(اركان الوضوء اربعة) عبر بالاركان لانه افيد مع سلامته عما يقال ان يريد بالفرض القطعى يرد تقدير المسح بالربع وان يريد العملى يرد المغسول وان اجيب عنه بالخضاء فى شرح الملتقى۔

كذا في الحلية (قوله يعم المغسول) اي من الاعضاء الثلاثة سوى المرفقين والكعبين زاد في الدر المنتقى وان اراد به ايلزم عموم المشترك اذا اراد الحقيقة والمجاز (قوله بالخضاب ..... الخ ق ا ص ۶۲

خط کے بائیں طرف بریکٹ کے اندر خط کشیدہ عبارت تنویر الابصار کی ہے اور غیر خط کشیدہ عبارت الضیاء فی شرح الملتقی در مختار کی ہے اور خط کے داہنی طرف بریکٹ کے باہر کی عبارت رد المحتار یعنی شامی کی ہے اور بریکٹ کے اندر کی عبارت در مختار کی ہے جو خط کے بائیں طرف لکھی ہوئی ہے۔

کتب فتاویٰ میں فتاوائے عالمگیری کا جو مقام ہے وہ کسی پر مخفی نہیں یہ کتاب فقہاء متقدمین و متاخرین کے کتب فقہ و فتاویٰ کا خلاصہ اور نچوڑ ہے۔ ہزاروں جزئیات و مسائل پر مشتمل ہے۔ یہ کتاب ایک دائرۃ المعارف اور فقہی انسائیکلوپیڈیا ہے۔ شامی سے پہلے مفتیان کرام زیادہ تر اس سے فتوے اور حوالے دیتے تھے لیکن جب شامی آئی تو اس نے اپنی گوناگوں خصوصیات اور معنویت کی وجہ سے علماء و مفتیان کرام کی نظریں اپنی طرف کھینچ لی اور اب ہر مفتی کے لیے عالمگیری کے ساتھ شامی کا ہونا ضروری ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ نے شامی کو بے پناہ مقبولیت عطا کی اس کو یہ مقبولیت چند خصوصیات کی وجہ سے حاصل ہوئی۔

۱۔ شامی کتب فقہ و فتاویٰ سابقہ کا نچوڑ و خلاصہ ہے۔

۲۔ علامہ شامی قوی اور مفتیٰ بہ قول نقل کرتے ہیں جس کی وجہ سے مفتی کو حوالے پر پورا اعتماد ہوتا ہے۔

۳۔ مختلف اقوال کے درمیان بحث و تمحیص کرکے ایک آخری متعین قول بیان کر دیتے ہیں۔

۴۔ بظاہر دو عبارت کے درمیان تعارض ہوتا ہے تو بہترین تطبیق دے کر تعارض رفع کر دیتے ہیں۔

۵۔ اگر کوئی مسئلہ مجمل ہوتا ہے تو اس کی پوری وضاحت کر دیتے ہیں۔

۴- شامی تقریب کی کتاب ہے فتاوی عالم گیری کے بعد کے جدید پیش آمدہ مسائل و واقعات پر مشتمل ہے۔

علامہ شامی نے جن کتابوں سے استفادہ کیا ہے اور شامی میں جا بجا ان کے حوالے دیئے ہیں ان میں سے بعض کتابوں کے حوالے کا مختصر ہونے کی بنا پر سمجھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اس لیے اب تک جتنے حوالے مطالعہ میں آئے اور جہاں تک سمجھ میں آئے مع مصنف کے نام کے ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ یہ کام بہت مشکل دقت طلب اور دیر طلب ہے غلطیاں ناگزیر ہوئی ہوں گی اس لیے ناظرین کرام سے گذارش ہے کہ برائے کرم جہاں کہیں غلطی نظر آئے اس کی اصلاح فرمائیں اور نیز اس ہیچمدان کو مطلع فرمائیں۔

مستفاد کتابوں کی فہرست :-

اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۱. کنز (کنز الدقائق)	ابو البرکات حافظ الدین عبداللہ بن احمد نسفی
۲. المصفی	" "
۳. شرح الوہبانیہ المسمی بعقد الفوائد بتکمیل قید الشرائد	" "
۴. الاسعاف	شیخ ابراہیم بن موسی ابن ابوبکر الطرابلسی المتوفی ۹۲۲ھ
۵. برہان شرح مواہب الرحمان	" "
۶. خانیہ (فتاوی قاضی خان)	حسن بن منصور ابن محمد اوزجندی معروف فخر الدین قاضی خان المتوفی ۵۹۲ھ
۷. اشباہ (الاشباہ والنظائر)	زین العابدین بن ابراہیم معروف ابن نجیم المتوفی ۹۷۰ھ
۸. بحر (البحر الرائق)	" "
۹. حموی (غمز عیون البصائر شرح الاشباہ)	سید احمد بن محمد الحموی
۱۰. المجتبی	مختار بن محمد زاہدی ابو الرجاء نجم الدین

اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۱۱۔ قنیہ (قنیۃ المنیۃ لتتمیم الغنیہ)	مختار بن محمد زاہدی ابوالرجاء نجم الدین
۱۲۔ حاوی القدسی	احمد بن محمد بن نوح غزنوی المتوفی سنہ ۶۰۰ھ
۱۳۔ حاوی الحصیری	شیخ محمد بن انوش الحصیری
۱۴۔ حاوی الزاہدی	مختار بن محمد زاہدی مذکور
۱۵۔ عمادیہ (فصول عمادیہ)	شیخ ابوالفتح عبدالرحیم
۱۶۔ منح (منح الغفار شرح تنویر الابصار)	محمد بن عبداللہ ابن احمد الخطیب تمرتاشی
۱۷۔ ط (حاشیہ طحطاوی علی الدرالمختار)	سید احمد طحطاوی، المتوفی ۱۲۳۳ھ یا ۱۲۳۱ھ
۱۸۔ درر الحکام شرح غرر الاحکام	محمد بن فرامرز مولی خسرو
۱۹۔ شرنبلالیہ (غنیۃ ذوی الاحکام فی بغیہ درر الحکام)	ابوالاخلاص حسن بن عمار الشرنبلالی
۲۰۔ محیط	علامہ رضی الدین سرخسی
۲۱۔ خواہرزادہ (مبسوط خواہرزادہ)	شیخ الاسلام ابوبکر خواہرزادہ
۲۲۔ تجنیس	" "
۲۳۔ بیری (عمدۃ ذوی البصائر شرح الاشباہ)	ابراہیم بن حسین بن احمد بن محمد البیری
۲۴۔ ذخیرہ (ذخیرۃ الفتاوی)	برہان الدین محمود بن تاج الدین بن مازہ
۲۵۔ المنتقی (الدرالمنتقی)	حاکم شہید ابوالفضل محمد بن محمد بن احمد
۲۶۔ کافی	" "
۲۷۔ منیۃ المصلی	علامہ یوسف بن ابو سعید احمد السجستانی
۲۸۔ خزانۃ الاکمل	یوسف بن علی بن محمد الجرجانی
۲۹۔ جامع الفصولین	بدرالدین محمود بن [illegible] سماونہ

اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۳۰۔ ہدایہ	علی ابن ابوبکر بن عبدالجلیل المرغینانی المتوفی ۵۹۳ھ
۳۱۔ زیلعی (تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق)	علامہ فخر الدین عثمان بن علی الزیلعی
۳۲۔ فتح القدیر	علامہ کمال الدین ابن الہمام المتوفی ۸۶۱ھ
۳۳۔ التحریر	،، ،،
۳۴۔ التقریر والتحبیر	شیخ ابن امیر الحاج المتوفی ۸۷۹ھ
۳۵۔ قدوری	احمد بن محمد بن ابوالحسن المتوفی ۴۲۸ھ
۳۶۔ تصحیح قدوری	الشیخ العلامہ قاسم تلمیذ ابن الہمام
۳۷۔ ذخیرہ	شہاب الدین ابوالعباس احمد بن ادریس القرانی المتوفی ۶۸۴ھ
۳۸۔ نفع الوسائل	شیخ ابراہیم بن علی نجم الدین طرسوسی
۳۹۔ فتاوی طرسوسیہ	،، ،،
۴۰۔ فتاوی رشیدیہ	شیخ ابوبکر رشید الدین
۴۱۔ فتاوی مصنف	محمد علاء الدین حصکفی
۴۲۔ بزازیہ (فتاوی بزازیہ)	محمد بن محمد بن شہاب بن یوسف بزازی المتوفی ۸۲۷ھ
۴۳۔ ولوالجیہ (فتاوی ولوالجیہ)	عبدالرشید بن ابوحنیفہ بن عبدالرزاق الوالوالجی ۵۴۰ھ
۴۴۔ سراجیہ (فتاوی سراجیہ)	علی بن عثمان بن محمد سراج الدین
۴۵۔ تارتاخانیہ	امام عالم بن العلاء الحنفی
۴۶۔ ظہیریہ (فتاوی ظہیریہ)	محمد بن احمد ابن عمر ظہیر الدین البخاری المتوفی ۶۱۹ھ
۴۷۔ ہندیہ (فتاوی عالمگیری)	ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب دارکان مجلس
۴۸۔ [illegible]	شیخ عبداللہ آفندی

اسمائے کتب	اسمائے مصنفین
۴۹- حامیہ (فتاوی حامیہ)	علامہ حامد آفندی عمادی
۵۰ فتاوی صغریٰ	برہان الائمہ عمر بن عبد العزیز
۵۱- عتابیہ (فتاوی عتابیہ)	احمد بن محمد بن ابو النصر تاج الدین عتابی المتوفی [illegible]
۵۲- ینبوع السیوطی	علامہ جلال الدین عبد الرحمان السیوطی
۵۳- معین المفتی	محمد بن عبد اللہ بن احمد الخطیب تمرتاشی
۵۴- فتاوی شیخ الاسلام علی آفندی مفتی روم	
۵۵- فتاوی فقیہ ابو اللیث	
۵۶- فتاوی ابن الشبلی	
۵۷- فتاوی الشہاب احمد ابن الشبلی	
۵۸- فتاوی شیخ الاسلام محقق الشافعیہ السراج البلقینی	
۵۹- فتاوی کازرونی	
۶۰- فتاوی قاری الہدایہ	
۶۱- برجندی	
۶۲- المنظوم المحبیہ	
۶۳- فتاوی علامہ حانوتی	
۶۴- تہذیب	
۶۵- کشف الضبابہ	
۶۶- وجیز- خزانۃ المفتین	
۶۷- شرح ملتقی- فتاوی اسماعیلیہ- فتاوی الخاص	

کتابیات

زیرِ نظر مضمون کی تیاری میں جن کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ قرۃ عیون الاخیار تکملہ رد المختار — للسید محمد علاء الدین بن السید محمد امین عابدی (علامہ شامی)

۲۔ معجم المؤلفین (جلد حادی عشر) — للشیخ عمر رضا کحالہ

۳۔ عطر الورود — مولانا اظہر حسین صاحب الاجراندوی

۴۔ تذکرۃ المصنفین — مولانا حبیب الرحمان صاحب خیر آبادی

۵۔ حدائق الحنفیہ

۶۔ البحر الرائق

۷۔ العقود الدریہ فی تنقیح الفتاوی الحامدیہ

حکمت القرآن۔ نیا ایڈیشن

مشہور عالم۔ پہلی بار۔ محمد تقی امینی کی سب سے اہم اور دلکش کتاب: یہ کتاب ۱۴۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعہ سے استفادہ حاصل کریں۔ اس کی جلد بندی خصوصی طور پر کرائی گئی ہے۔ فوراً ہی اس پتہ پر اپنا آرڈر بھیجیں۔

قیمت مجلد رنگین۔ رعایتی/۲۸ روپے۔

منیجر ندوۃ المصنفین

اردو بازار، جامع مسجد دہلی ۶